حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ

موسیٰ اور خضر

Musa and Khizar

HermainQuranSchool@gmail.com HermainQuranSchool +923187782560 Hermain Quran School

موسیٰ اور خضر

ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وعظ سننے کے بعد کسی نے ان سے سوال کیا۔ ''اے پیغمبر خدا علیہ السلام! کیا دنیا میں آپ سے زیادہ صاحبِ علم کوئی اور بھی ہے؟''
حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ سے کلام کرنے کا شرف رکھتے تھے، انہیں نبوت ملی تھی، آسمانی کتاب عطا ہوئی تھی اور ان کے ساتھ ایسے معجزات ملے تھے جو کسی اور کے حصے میں نہ آئے تھے۔ فطری بات ہے کہ آپ نے اپنے سے زیادہ صاحب علم شخص اور کوئی نہ دیکھا تھا۔ لہٰذا آپ نے جواب دیا: ''نہیں۔''
اس پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی اور آپ کو آگاہ کیا گیا کہ یہ ممکن نہیں کہ کوئی ایک شخص تمام علم کا حامل ہو اور نہ ہی کسی ایک پیغمبر کو تمام علم کا امانت دار بنایا جا سکتا ہے۔ ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسا شخص موجود رہتا ہے جو ایسی باتیں جانتا ہے جن سے آپ واقف نہیں۔ اس وقت بھی حضرت خضر علیہ السلام موجود ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

MUSA AND KHIZAR

Once, after hearing Hazrat Musa's sermon, somebody asked him, "O Messenger of Allah! Is there anybody more knowledgeable than you in the world?"
Hazrat Musa (علیہ السلام) had the distinction of conversing with Allah; he was a prophet; he was given divine treatise and miracles which had never been given to anybody else. Naturally, he had not seen anybody more knowledgeable than himself. Therefore, he replied, "No."
This prompted a message from Allah and he was informed that it is impossible for any one person to have all the knowledge, nor a prophet can be made the trustee of all the knowledge. There is always a person who knows things that you do not know. Today, Hazrat Khizr (علیہ السلام) is present, who is more knowledgeable than you.

یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کا اشتیاق ہوا اور آپ نے باری تعالیٰ سے پوچھا کہ اس ملاقات کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت کی کہ اس مقام پر پہنچیے جہاں دو دریا آپس میں ملتے ہیں۔ اپنے ساتھ پانی سے بھرے برتن میں ایک مچھلی لے جائیے۔ جہاں وہ مچھلی برتن سے نکل کر دریا میں اتر جائے، وہاں آپ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہو گی۔

یہ سنتے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خصوصی خادم حضرت یوشع بن نون کو ساتھ لیا اور نکل پڑے۔ چلتے چلتے آپ اس مقام پر پہنچ گئے جہاں دو دریا آپس میں ملتے تھے۔ یہاں پہنچ کر آپ نے تھوڑی دیر آرام کرنے کا فیصلہ کیا اور لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر میں آپ کی آنکھ لگ گئی۔ اتنے میں مچھلی پانی کے برتن سے نکلی اور دریا میں اتر گئی۔ حضرت یوشع بن نون نے مچھلی کو پانی میں جاتے ہوئے دیکھا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتانا بھول گئے۔

This answer made Hazrat Musa (علیہ السلام) eager to meet Hazrat Khizr (علیہ السلام) and he inquired Allah about how he could do so. Allah instructed him to arrive at the spot where two rivers meet. He was to take with him a fish in a water-filled pot. Hazrat Khizr (علیہ السلام) will meet him at the spot where the fish slips out of the pot and dives into the river.

At once, Hazrat Musa (علیہ السلام) took his special assistant Hazrat Yusheh bin Noon with him and set off. They arrived at the spot where two rivers were merging into each other. He decided to rest for a while and lay down. After a while, he fell asleep. Meanwhile, the fish slipped out of the pot and dived into the river. Hazrat Yusheh bin Noon saw the fish going into the water but forgot to tell Hazrat Musa (علیہ السلام).

بیدار ہونے کے بعد، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ سفر شروع کیا، اور وہاں سے کافی آگے نکل آئے۔ کھانے کا وقت ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت یوشع سے کہا کہ جو کھانا ہم ساتھ لائے ہیں، وہ لے آؤ۔ اس پر حضرت یوشع بن نون نے کہا۔ ''میں آپ کو بتانا بھول گیا۔ جو مچھلی ہم ساتھ لائے تھے، وہ اس جگہ پر دریا میں اتر گئی جہاں ہم پہلے رکے تھے۔''

اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ ''تم نے پہلے کیوں نہ بتایا؟ ہم جن کی تلاش میں آئے ہیں، ان سے ہماری ملاقات اسی جگہ پر ہونا تھی۔''

یہ کہہ کر آپ واپس پلٹے اور اسی جگہ پر واپس پہنچے۔ ایک بزرگ چادر میں لپٹے اس جگہ بیٹھے تھے۔ ان کے چہرے پر نگاہ پڑتے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ آپ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا تعارف کرایا اور ان سے درخواست کی کہ آپ مجھے کچھ عرصہ اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دیں تا کہ میں آپ کے پاس موجود علم سے استفادہ کر سکوں۔

After waking up, Hazrat Musa started his journey again and came quite far from that place. Mealtime arrived. Hazrat Musa (علیہ السلام) asked Hazrat Yusheh to get the food that they had brought with them. At that, Hazrat Yusheh said, "I forgot to tell you. The fish that we had brought dived into the river at the spot where we had stopped earlier."

Hazrat Musa (علیہ السلام) said, "Why didn't you tell me before? The man we are looking for was to meet us at that spot."

He retraced his steps and arrived at that place. An elderly man of noble demeanor was sitting there, covered in a cloak. As soon as he saw his face, Hazrat Musa (علیہ السلام) knew that this is Hazrat Khizr (علیہ السلام).

Hazrat Musa (علیہ السلام) introduced himself and asked for permission to stay with Hazrat Khizr (علیہ السلام) for a few days so that he could learn from him.

اس پر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔ ”آپ میرے ساتھ رہ تو لیں مگر میں خبردار کرتا ہوں کہ آپ میرے معاملے میں صبر سے کام نہیں لے پائیں گے۔“
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ ”انشاءاللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔“
حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔ ”ٹھیک ہے تو پھر چلیئے۔ مگر یاد رکھئے کہ کسی بات کے بارے میں مجھ سے کوئی سوال نہ کیجئے گا جب تک کہ میں خود اس کے بارے میں بتانا نہ چاہوں۔“
حضرت موسیٰ علیہ السلام راضی ہو گئے، اور دونوں چل پڑے۔ دریا کے گھاٹ پر پہنچ کر آپ دونوں ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ راستے میں حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے پہلو کے تختوں میں چھید کر دیئے۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ ”یا حضرت، یہ آپ نے کیا کیا؟ ان کشتی والوں نے دریا پار کرنے میں ہماری مدد کی اور آپ نے ان کی کشتی خراب کر دی۔ یہ تو کوئی اچھی بات نہیں۔“

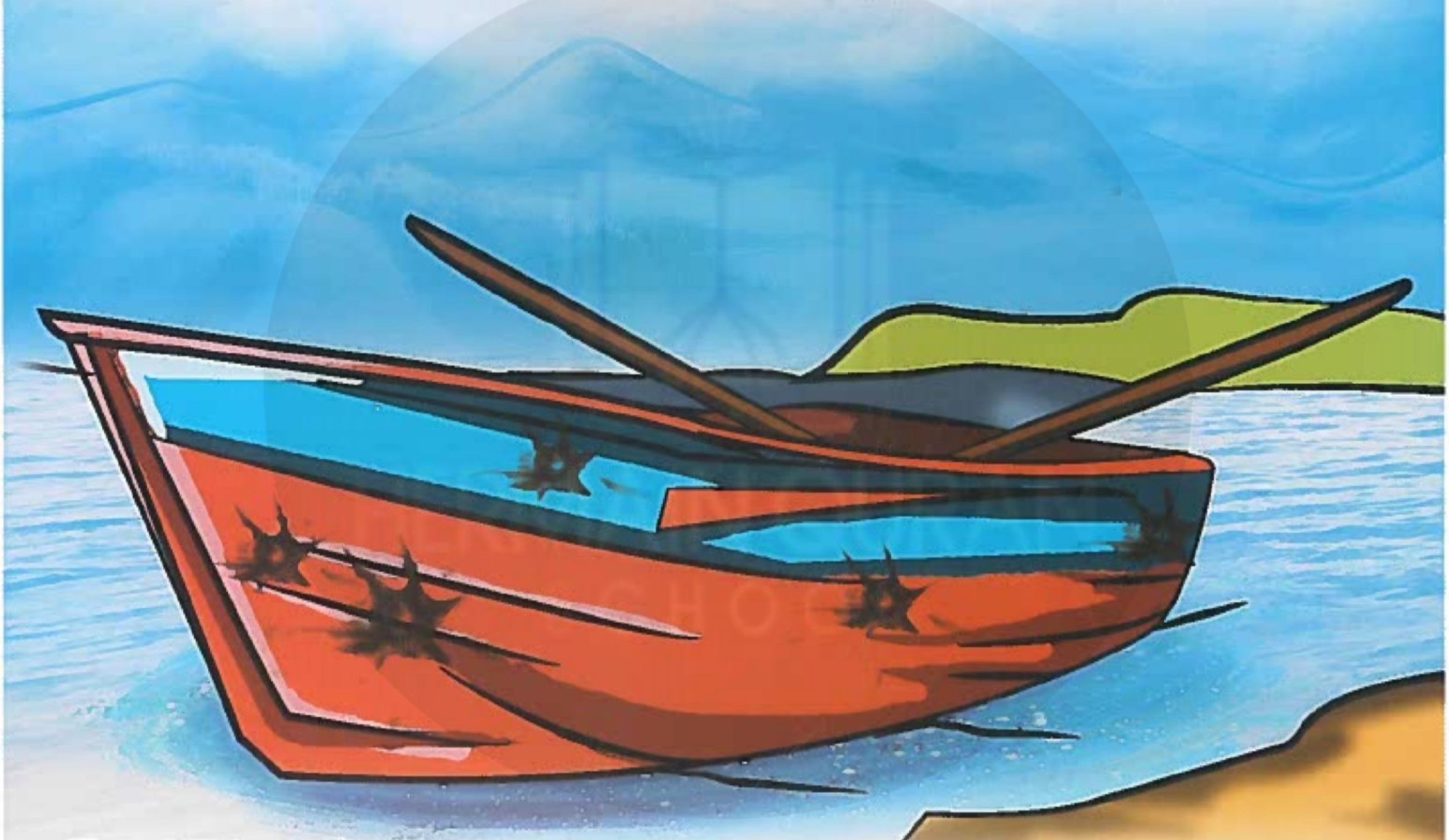

Hazrat Khizr (عليه السلام) said, "You can stay with me but I warn you that you will not be able to exercise patience regarding me."
Hazrat Musa (عليه السلام) said, "God-willing, you will find me patient and I shall not disobey you in any matter."
Hazrat Khizr (عليه السلام) said, "Okay, let's go then. But remember this: do not ask me anything about my conduct unless I wish to tell you about it myself."
Hazrat Musa (عليه السلام) agreed and they began to travel. They arrived at the dock of a river and boarded a boat. On their way, Hazrat Khizr (عليه السلام) punched holes in the boat's side. Seeing this, Hazrat Musa (عليه السلام) said, "O noble man, what have you done? These people helped us in crossing the river and you impaired their boat. It is not an appropriate thing to do."

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔ ”میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ آپ میرے معاملے میں صبر سے کام نہیں لے پائیں گے۔“

یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ ”میری اسی غلطی کو معاف کر دیجئے۔ میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔“

کشتی سے اتر کر آپ دونوں آگے چلے۔ راستے میں ایک جگہ چند بچے کھیل رہے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ان میں سے ایک لڑکے کو پکڑا اور اسے مار ڈالا۔ فطری طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بات سے دھچکا پہنچا اور انہوں نے پھر اعتراض اٹھایا۔ ”آپ نے ایک معصوم کو بغیر وجہ کے مار ڈالا۔ یہ تو بہت ہی بری بات ہے۔“

حضرت خضر علیہ السلام نے پھر کہا۔ ”میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر سے کام نہیں لے سکیں گے۔“

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ ”اس بار میری غلطی پر گرفت نہ کیجئے۔ اگر اگلی بار میں بے صبری کا مظاہرہ کروں تو بے شک مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا۔“

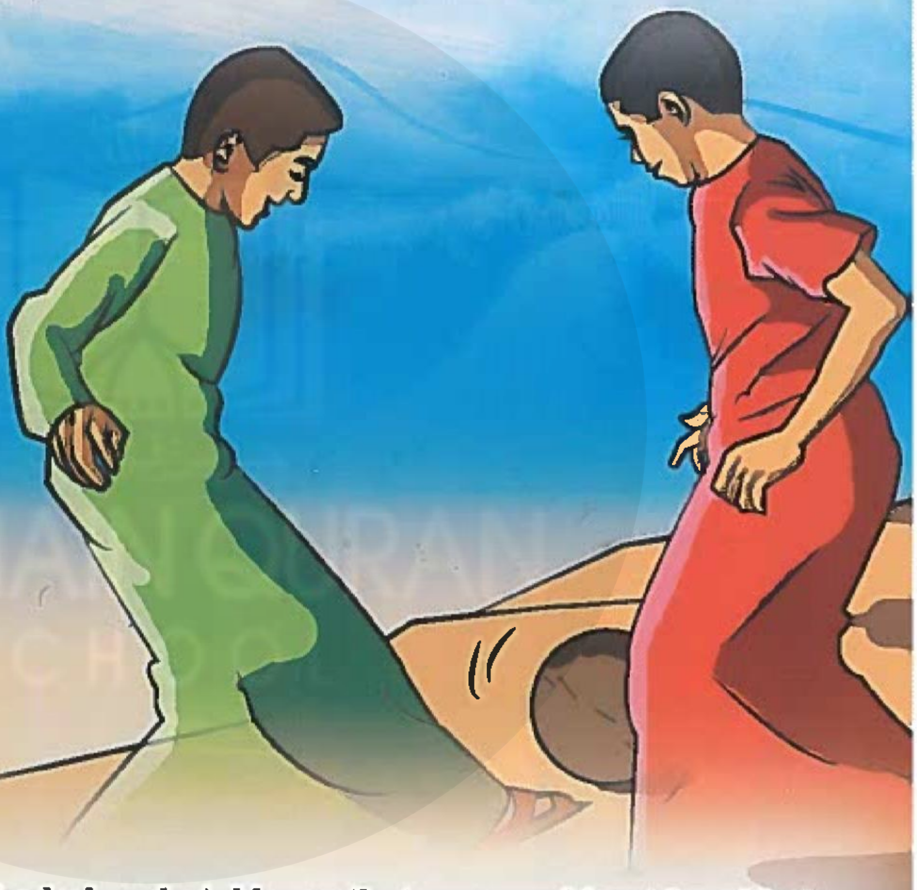

Hazrat Khizr (عليه السلام) said, "I had already told you that you would not be able to exercise patience regarding me."

Hearing this, Hazrat Musa (عليه السلام) said, "Please forgive my indiscretion. I shall not do so again."

After getting off the boat, they traveled further. On their way, they found some children playing. Hazrat Khizr (عليه السلام) grabbed a boy from amongst them and killed him. Naturally, Hazrat Musa (عليه السلام) was shocked by this, and he objected again, "You killed an innocent without reason. It is a grave sin."

Hazrat Khizr (عليه السلام) again said, "I had already told you that you would not be able to exercise patience regarding me."

Hazrat Musa (عليه السلام) said, "Do not hold me accountable for my error this time. If I show impatience again, you have the right to ask me to leave."

دونوں پھر چل پڑے۔ چلتے چلتے دونوں ایک بستی میں پہنچے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے بستی والوں سے کھانے کی درخواست کی مگر ہر طرف سے کورا جواب مل گیا۔ کسی نے ان کی مہمان داری کرنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کا بڑا قلق ہوا۔

وہ وہاں سے آگے چلنا چاہتے تھے مگر حضرت خضر علیہ السلام ایک دیوار کے پاس رک گئے جو گرنے ہی والی تھی۔ آپ نے اس دیوار کی مرمت کر کے اسے سیدھا کر دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ ''ان بستی والوں نے ہمارے ساتھ ایسا برا سلوک کیا اور آپ ان کے ساتھ بھلائی کر رہے ہیں۔ اگر آپ چاہتے تو ان سے یہ کام کرنے کا معاوضہ لے سکتے تھے۔''

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔ ''یہاں سے ہمارے راستے جدا ہوتے ہیں۔ آپ نے خود ہی کہا تھا کہ اگر اب آپ کی طرف سے کوئی اعتراض اٹھایا

They began to travel again, and arrived in a town. They asked the townspeople for food but everybody flatly refused to help them. Nobody took the trouble to be hospitable to them. Hazrat Musa (علیہ السلام) was greatly aggrieved by this.

They were about to leave that town when Hazrat Khizr (علیہ السلام) stopped near a wall which was about to collapse. Hazrat Khizr (علیہ السلام) repaired and erected it again. At this, Hazrat Musa (علیہ السلام) said, "The people of this town treated us so badly and you are doing a favor to them. You could have asked compensation for this work, if you had wished so."

Hazrat Khizr (علیہ السلام) said, "Our ways part here. You had said yourself that if you object

جائے تو مجھے اختیار ہوگا کہ آپ کو ساتھ نہ رکھوں۔ لیکن جانے سے پہلے میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ میرے جن تین کاموں پر آپ کو اعتراض ہوا، وہ میں نے کیوں کئے؟

"جو کشتی میں نے خراب کی، اس کی حقیقت یہ تھی کہ اس جگہ آگے چل کر ایک ظالم بادشاہ کی حکومت تھی جو غریبوں کی کشتیاں ضبط کر لیتا ہے۔ میں نے ان ملاحوں کی کشتی اس لئے خراب کی تا کہ بادشاہ کے کارندے اس کشتی کی حالت دیکھ کر اسے ضبط کرنے سے گریز کریں۔

"جس لڑکے کو میں نے مارا، اسے آگے چل کر نہایت ظالم اور سرکش بننا تھا۔ اس کے ماں باپ ایمان والے اور نیکوکار ہیں۔ میں نے لڑکے کو اس لئے مار دیا کہ وہ آگے چل کر اپنے ماں باپ کے لئے آزمائش اور اذیت کا سبب نہ بنے۔ اللہ اس کے بدلے میں انہیں نیک اور بہتر اولاد عطا کرے گا۔

"جس دیوار کی میں نے مرمت کی، وہ دو یتیم بھائیوں کی ملکیت ہے۔ اس کے نیچے وہ خزانہ چھپا ہوا ہے جو ان کے باپ نے ان کے لئے چھوڑا تھا۔ باپ نہایت نیک اور صالح آدمی تھا۔ اس کے بچے ابھی چھوٹے ہیں۔ اگر دیوار گر جاتی تو خزانہ عیاں ہو جاتا اور لوگ اس پر قبضہ کر لیتے۔

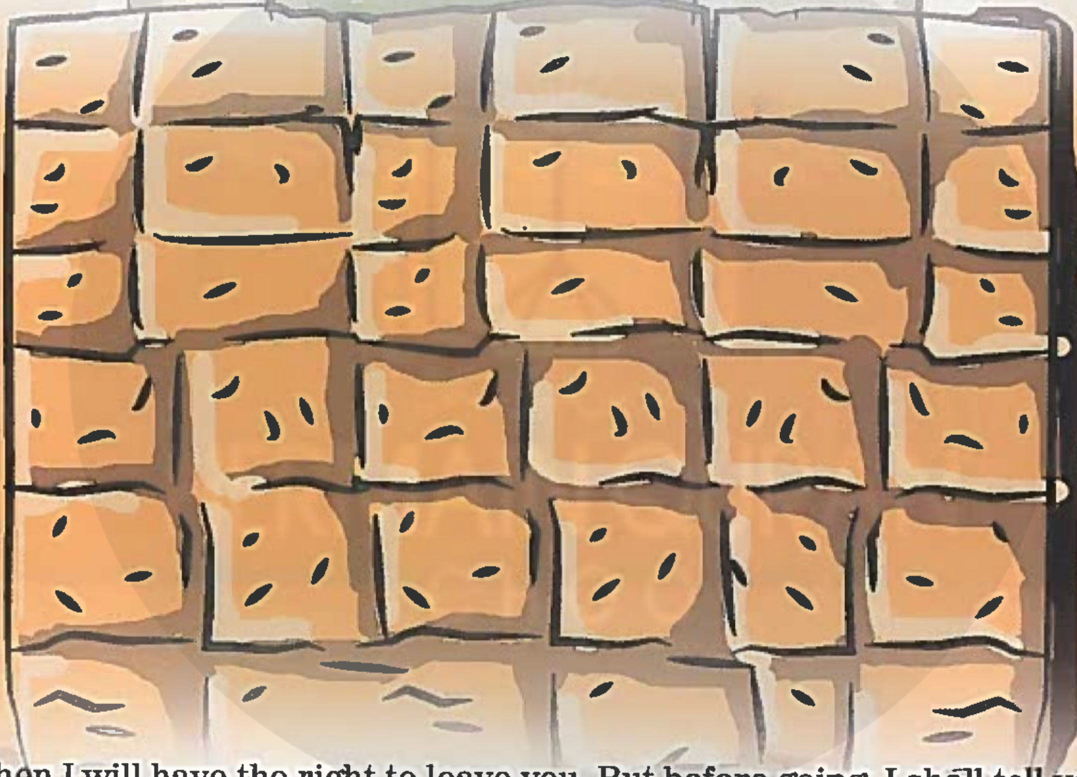

again, then I will have the right to leave you. But before going, I shall tell you, why I performed those three acts upon which you objected.

"The boat that I impaired; the truth about it is that farther ahead from that spot, came the city of an unjust king who forcibly snatches the boats of the poor. I impaired the boat of those boatmen so that the agents of the king refrain from grabbing it after seeing its condition.

"The boy that I killed was destined to be a grave transgressor. His parents are people of faith and piety. I killed the boy so that he doesn't become a cause of trials and torment for his parents. Allah shall grant them pious and better children in his stead.

"The wall that I repaired belongs to two orphaned brothers. Beneath it is buried the treasure that their father had left for them. The father was a man of great piety and righteousness. His children are still young. Had the wall fallen, the treasure would have been revealed and people would have grabbed it.

اب یہ دیوار بچوں کے جوان ہونے تک سلامت رہے گی، اور جب وہ مناسب عمر کو پہنچ جائیں گے تو ان کا ورثہ انہیں مل جائے گا۔

''آپ اطمینان رکھئے کہ جو کچھ بھی میں نے کیا، وہ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے ہی کیا ہے۔''

یہ کہہ کر حضرت خضر علیہ السلام رخصت ہو گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے وطن لوٹ آئے۔

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہم السلام کے قصے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ ہم اپنی آنکھوں کے سامنے روز بے شمار ایسے کام ہوتے دیکھتے ہیں جن کی وجہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہوتی ہے۔ لیکن آگے چل کر جب نتائج واضح ہوتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس میں خدا کی مصلحت کیا تھی۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ خدا کے جو کام ہماری سمجھ میں نہ آئیں، ان پر جھنجھلانے اور شکوہ شکایت کرنے کے بجائے صبر سے کام لیں اور یقین رکھیں کہ خدا کا کوئی کام بے وجہ نہیں ہوتا۔

Now this wall shall remain intact until these boys grow up, and when they reach an appropriate age, they will get their inheritance.

"So ease your mind, whatever I have done, I did it at Allah's command."

Hazrat Khizr (عليه السلام) left after saying this and Hazrat Musa (عليه السلام) returned to his homeland.

Hazrat Musa (عليه السلام) and Hazrat Khizr's (عليه السلام) story tells us that every act of Allah is for a reason. Everyday, we see countless things the reasons for which we cannot understand, but after some time, when the consequences become clearer, we realize what reasons Allah had for these acts. Therefore, we should not be frustrated by and complain about the acts of Allah that we cannot understand. Instead we should remain patient and have faith that Allah never does anything without a reason.